غزلیں

خالد رحیم

○

فضا نا معتبر ہونے لگی ہے
محبت در بہ در ہونے لگی ہے

تصور میں کوئی آنے لگا ہے
شبِ غم مختصر ہونے لگی ہے

محبت کی جگہ، نفرت نے لے لی
فضا بھی خوں سے تر ہونے لگی ہے

نیا سورج نکلنا چاہتا ہے
اُدھر دیکھو سحر ہونے لگی ہے

دُعا کو ہاتھ کس کے اُٹھ رہے ہیں
کسے میری خبر ہونے لگی ہے

سنائی تھی ہمیں خالدؔ نے کل، جو
کہانی بے اثر ہونے لگی ہے

خانساماں لین، منی ساہو چوک، بخشی بازار، کٹک (اڑیسہ)

رونق شہری

○

ندی کی ریت ہے لیکن ندی ہوا میں نہیں
اسی لیے تو ہے باقی نمی ہوا میں نہیں

تو پھر یہ کس کے بچھڑنے کا بین کرتی ہے
اگر ہے میری طرح بے کلی ہوا میں نہیں

درونِ ذات کا محبس بنا سمِ قاتل
کہ ہم ٹہلتے ہیں کس دن کھلی ہوا میں نہیں

یہاں کے لوگ مکدّر فضا بناتے ہیں
کھلا یہ راز کہ آلودگی ہوا میں نہیں

کبھی گئی نہیں جلتے ہوئے چراغ کے پاس
ابھی سلیقۂ ہمسائیگی ہوا میں نہیں

جلا کے گھر کو، دیے کو بجھا بھی سکتی ہے
کھلا یہ عقدہ کہ کوئی کمی ہوا میں نہیں

ترے خیال کی آمد سے گھر مہکتا ہے
اگرچہ لمس کی موجودگی ہوا میں نہیں

اشرفی لائبریری، نزد کلڈس گارڈن، جھریا، دھنباد (جھارکھنڈ)